دینی عقل تک پہنچنے کے لئے آپ کونسے عملی طریقوں کی تجویز کرتے ہیں؟

<?xml encoding="UTF-8"?>

دینی عقل تک پہنچنے کے لئے آپ کونسے عملی طریقوں کی تجویز کرتے ہیں؟
سوال
مہربانی کرکے بتائیے کہ دینی عقل تک پہنچنے کے لئے آپ کونسے عملی طریقوں کی تجویز کرتے ہیں؟
ایک مختصر
قابل بیان ہے کہ علم، ایمان اور عمل کے درمیان دائمہ رابطہ موجود ہے، انسان اس وقت دینی عقل تک پہنچتا ہے جب جس قدر وہ سمجھتا ہے اور جانتا ہے اس پر عمل کرتا ہے- روایتوں میں آیا ہے کہ:" جو کچھ جانتے ہو اس پر عمل کرو، تاکہ جو چیز نہیں جانتے ہو اس سے بے نیاز ہو جاو گے-"[1] اکثر اوقات انسان پوچھتا ہے کہ فلاں مسئلہ کیسا ہے؟ فلاں چیز کا حکم کیا ہے؟ لیکن کافی اوقات ہم بہت سی چیزوں کو جانتے ہیں، جیسے: ہم جانتے ہیں کہ جھوٹ بولنا برا ہے، غیبت کرنا بری چیز ہے- بہت سی چیزیں حرام ہیں، کئی چیزیں واجب ہیں- اگر ہم جن چیزوں کو جانتے ہیں ان پر عمل کریں، تو یہ وہی عقل تک پہنچنے کا پہلا قدم ہے –پہلے قدم پر انسان کو سادگی کے ساتھ ان چیزوں کی فہرست مرتب کرنی چاہئیے جنھیں وہ جانتا ہے- حرام چیزوں سے پرہیز کرے اور واجب چیزوں پر عمل کرے اور اس کے بعد ان کا اثر دیکھے- بقول (عارف باللہ) مرحوم آیت اللہ بہاءالدین": تجربہ علم کی بہترین راہ ہے-"جب انسان تکالیف الہی کو بجالانے کا پابند ہوتا ہے، تو اس میں بصیرت پیدا ہوتی ہے، اس کے دل میں ایک ایسا نور پیدا ہوتا ہے کہ اس کے بعد دوسری چیزوں کو بہتر سمجھ سکتا ہے، اس میں ایک عمیق ادراک پیدا ہوتا ہے- جب یہ ادراک عروج پیدا کرتا ہے تو انسان کا اعتقاد قوی ہوتا ہے- ایمان، علم کے علاوہ ایک اختیاری فعل ہے، ممکن ہے ایک شخص علم رکھتا ہو اور دوسرا شخص یقین رکھتا ہو- انسان کو اگر اپنے علم پر یقین پیدا ہو جائے ، یہ اختیاری فعل ہے اور اس وقت علم زیادہ ہوتا ہے ، اور یہ امر نیک عمل کی روشنی میں شکوفائی پیدا کرتا ہے اور انسان کلی عقل تک پہنچتا ہے اور قدم بہ قدم اس کے قریب ہو جاتا ہے اور اس کے قریب ہوکر اس کے فہم و معرفت میں اضافہ ہوتا ہے- اس بنا پر یہ راستہ قابل عمل اور سادہ ہے- جو لوگ (عارف بااللہ)مرحوم حضرت آیت اللہ بہاء الدینی کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور کمال تک پہنچنے کے نسخہ کی درخواست کرتے تھے تو وہ ایک تنہائی سادہ نسخہ بیان فرماتے تھے، اور فرماتے تھے:" گناہ سے پرہیز کیجئے، اس کے معنی تکلیف الہی پر عمل کرتا ہے ، کیونکہ گناہ سے پرہیز

کرنا، یعنی واجبات کو بجا لانا، کیونکہ ترک واجنات حرام ہے-" وہ فرماتے تھے:" اسے انجام دو باقی خود ٹھیک ھو جائے گا-"

[1] - حر عاملی، وسائل الشیعہ، ج 27، 164، موسسہ آل البیت ، قم 1409 ق-